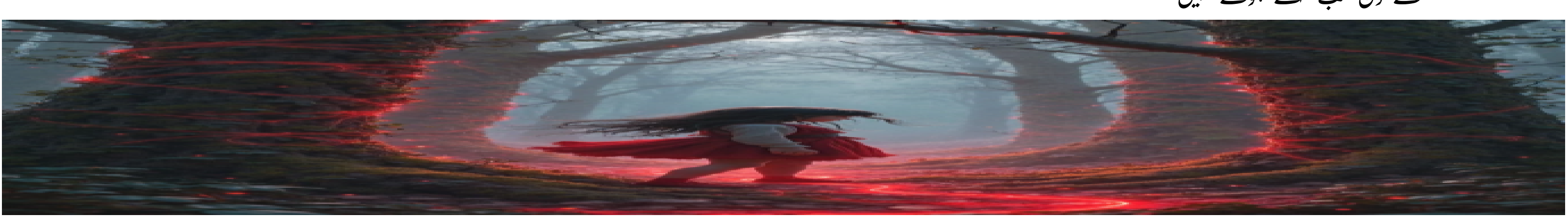

PURISRAR WAQIA
پراسرار واقعہ
RNA_renha

✎ حصہ اول

کیا سنا ہے تم نے کل کیا ہوا
کیا ہوا؟
ساتھ والی کلاس میں سے کچھ عجیب سی آوازیں آرہی تھیں۔
تمہیں پتا ہے ان کی کلاس کا پنکھا الٹا چلنے لگا,(ہادی ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے)۔
ہیں!!!!
آمنہ حیران ہوتے ہوئے اُس کے منہ میں جو پانی وہ پی رہی تھی نکل آیا،ہاہاہا ویری فنی
ارے میں مذاق نہیں کررہا، یہ سچ میں ہوا ہے یقین نا آئے تو سینیرز (seniors) سے پوچھ لو
اور آگے کا سن کر تم حیران ہو جاؤ گی،کئی دن سے ان کی کلاس میں بچے ہواس باختہ ہوکر گر پڑتے ہیں!!



وہ تو بھائی میرے سیدھی بات ہے جون کی گرمی میں dehydrateہوگئے ہونگے۔
جون کی اس گرمی میں جب A.C نہیں چلے گا تو بچے بیہوش ہی ہونگے
اب خوشی سے چھلانگیں لگانے سے رہے!!
تم سے مغزماری کون کرے----
عالیہ جو ان کی گفتگو بڑے آرام سے سن رہی تھی بول پڑی "اور "رک کیوں گئے آگے بتاؤ میں سن رہی ہو
ہادی اللہ کا شکر اداکرتے ہوئے کہ کوئی تو اطمینان سے سننے کو تیار ہے بولا :"اور یہ کہ ان کی کلاس کو عجیب وغریب آوازیں سنائی دیتی ہیں اور کچھ کو دکھائی بھی دیتا ہے ،اور اسی معاملہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری انتظامیہ نے انہیں دو ہفتے کی چھٹی دے دی ہے۔
عدیل جو ساتھ کھڑا سن رہا تھا بولا "ضرور seniors سینیرز نے کوئی شرارت کی ہوگی ویسے بھی وہ بہترین کلاکار ہیں۔پچھلے سال بھی انھوں نے گھڑیوں کا وقت بدل کر اساتذہ کو بھی بےوقوف بنایا ان کی اکثریت کاکلاسز بنک bunk کرنا اور کئی اور ایڈونچر ز ،ان سے کچھ بھی توقع کیا جاسکتا ہے)
مگر عدیل کوئی ایسا کیوں کرے گا ،پنکھے کا الٹا چلنا ،بچوں کا بے ہوش ہونا ، اور بچوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کا بھی وہی سب کچھ محسوس کرنا۔کچھ عجیب ہورہا ہے تب ہی تو انتظامیہ بھی ہڑبڑاکر چھٹی دے رہی ہے ----ان سے کوئی کیسے بچ سکتا ہے۔؟؟"~~
عالیہ سوالیہ نظروں سے سب کو گھورتے ہوئے
آمنہ جو سوچ بچار میں ڈوبی ہوئی تھی بولی،ابھی ہم کوئی تبصرہ نہیں کریں تو بہتر ہوگا میں تو ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ گرمی لگنے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے
ہادی منہ بسورتے ہوئے "تو ہمیں بھی چھٹی ملنی چاہیے"
"آمنہ تمہاری ایک دوست ہے نہ اس کلاس میں نادیہ آپی ،ان سے پوچھو یہ معمہ کیا ہے۔
ویسے بھی کل سے ان کی چھٹیاں شروع ہو جائیں گی" عالیہ کلاس سے باہر جاتے ہوئے
اچھا میں پوچھ لوں گی بریک میں!!!
ہادی اپنا سر کھجاتے ہوئے "مجھے یہ معاملہ اتنا آسان نہیں دکھتا جتنا تم سب کو لگتا ہے "
عدیل ، ہادی کی گردن میں لاک لگاتے ہوئے "تو چلو اٹینڈنٹ کے پاس کام کا کام اور اس معاملے کی سن گن بھی لیتے آئیں گے "
اگلے دن سب اکھٹے ہوتے ہیں





عالیہ ،آمنہ سے پوچھتے ہوئے" تمہیں پتا چلا کچھ

میری ملاقات ہوئی تو تھی مگر گہرائی میں بات نہ ہو سکی "لیکن جو واقعات ہم سن رہے ہیں وہ سچ میں رونما ہو رہے ہیں باقی بات کرنے سے وہ پرہیز کر رہی تھی اور اپنا فون نمبر دے دیا۔ مجھے کافی عجیب لگا شام کو جب بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ انہیں کسی کو بھی بتانے سے منع کیا گیا ہے۔ میں زیادہ سوال نہ کر سکی مگر وہ یہ کہہ

رہی تھی کہ واقعات کا تسلسل آخری تفریح (trip) کے بعد سے شروع ہوا ہے اور یہ بھی ان کی کلاس کو اس بیابان جگہ پر نہیں جانا چاہیے تھا۔

ہادی :کہاں گئے تھے وہ سیر کے لیے؟؟؟



آمنہ: نہیں بتایا!!!!

ہادی: میں کہوں کیوں سارے سینیئرز ہم سے ملنے سے اجتناب کر رہے ہیں

عدیل:اس کا منہ تو رونے والا ہو گیا تھا لیکن جب ہم نے عجیب و خوفناک منظر دیکھے تو سب بھول گئے

عالیہ: اللہ خیر کرے کہیں ان کی کلاس میں تو نہیں چلے گئے!!!!

ہادی: ہم مصیبت کو دعوت دینے میں کسی قسم کا شوق نہیں رکھتے

عدیل: خیر ہم (attendant) کے پاس گئے۔اس نے کچھ بتایا تو نہیں لیکن ساتھ والی کلاس کی cctv فوٹیج دکھائی اور جو دیکھا وہ کسی ڈراؤنی فلم کے سین سے کچھ کم نہ تھا

ہادی: ہم نے ایک فوٹیج کی کاپی لے لی ہے چھٹی کے بعد کالج کے باہر اکھٹے ہوتے ہیں

عالیہ :ٹھیک ہے لیکن میرے دماغ میں یہ بات الجھن پیدا کر رہی ہے کہ وہ سب سیر و تفریح کیلئے گئے کہاں تھے اور اس سب کے پیچھے وجہ کیا تھی۔

عدیل: یہ بات پتا لگانا کوئی مشکل نہیں ہے آرام سے لائبریری کے فوٹو البم اور ایونٹ مینیجر کی فائلز میں مل جائے گا

آمنہ: تو میں اور عالیہ ایونٹ مینیجر کی فائل میں دیکھ آتے ہیں ------کسی نہ کسی بہانے پتا لگا لوں گی۔- ۔تب تک تم لوگ فوٹو البم سے تصویریں دیکھ آؤ کیا پتا کچھ ضروری معلومات مل جائے --- چلو ٹھیک ہے پھر چھٹی ٹائم کافی شاپ میں ملتے ہیں چھٹی کی گھنٹی بجتے ہی سب روزویلا کافی شاپ میں اکھٹے ہوئے ۔

عالیہ: ویسے ہم یہ سب تردد کس لئے کر رہے ہیں ہم نے کوئی کیس حل تو نہیں کرنا ،کرنا ہے کیا؟

ہادی: اگر چیزیں ہمارے ہاتھ میں ہوئیں تو کوئی برائی تو نہیں ،شاید حل کر لیں--

عدیل: لیکن ان شیطانی طاقتوں کا معاملہ ہمارے بس میں نہیں، ہم کوئی جادوگر ہونے سے رہے پھر اس معاملے میں کودنا ایسا ہی ہے جیسے آ بیل مجھے مار کا محاورہ۔

آمنہ: صحیح کہا مگر ابھی یہ تو بتاؤ کہ تم دونوں کو کیا ملا

عدیل: میں نے موبائل میں پکچرز کھینچ لی ہیں،یہ لو ،اور تم بتاؤ تم لوگوں کو کیا ملا---

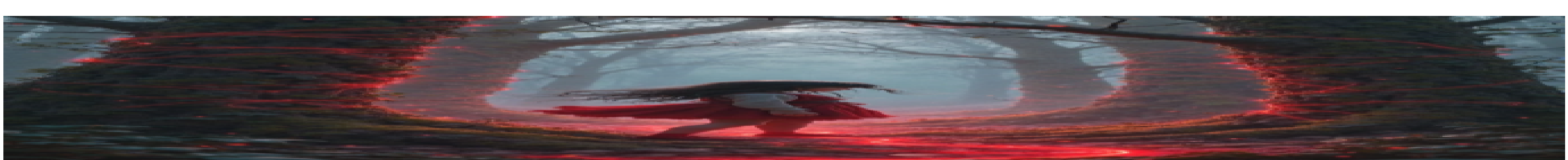
آمنہ: یہ جگہ تو پہاڑی علاقہ ہے اور اس کے پیچھے تو آبشار بہہ رہی ہے۔ضرور یہ کوئی ایسا علاقہ ہے جو ہمارے شہر سے 25 سے 24 کلو میٹر دور ہے۔ ہمارے شہر میں تو کوئی آبشار نہیں ہے شاید یہ علاقہ شمال میں واقع ہے ۔

ہمارے شہر میں تو کوئی آبشار نہیں ہے شاید یہ علاقہ شمال میں واقع ہے ۔ اور ہاں ہم نے پتا کیا پر یہ کہانی کچھ زیادہ ہی لمبی لگتی ہے۔

عالیہ: کسی نے ایونٹ مینیجر کی فائل میں سے وہ صفحہ نکال دیا ہے اور جب ہم نے کمپیوٹر میں فائلز ڈھونڈنے کی کوشش کی تو کمپیوٹر اڑ گیا۔ ۔اور جب ہم نے مینیجر سے جگہ کا معلوم کیا تو اسے سوائے تاریخ کے کچھ بھی یاد نہ تھا --ہے نا عجیب بات ----

ہادی: اس لیے میں سوچو آمنہ پکچرز میں غور سے دیکھ کر سراغ نکالنے کی کوشش کیوں کر رہی ہے اور عالیہ تم صحیح کہہ رہی ہو لوگ تاریخ بھولتے ہیں وہ جگہ ہی بھول گئی--

عالیہ: 3 فروری تھی،اسے دن اس لیے یاد تھا کہ اس دن اس کی سالگرہ تھی--



آمنہ: اس کے پیچھے جو کوئی بھی ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم اصل معاملے کی تہ تک پہنچ سکیں۔

عدیل: صحیح کہا میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میرا دل کہتا ہے اگر یہ معاملہ حل نہ کیا گیا اور ہم اسی طرح تماشاہی بنے رہے تو اگلی باری ہماری بھی ہو سکتی ہے ۔ ہمیں جلد سے جلد وہ جگہ تلاش کرنی ہوگی اور اس کا راز جاننا ہوگا۔۔۔

آمنہ: میرے والد ہماری مددکر سکتے ہیں،وہ ایسے عالم کو جانتے جو جادو کے ذریعے شیطانی طاقتوں کی مداخلت اور تباہکاریوں کو روکتے ہیں۔

. ہادی: اور میرے والد ایک ایسے عالم دین کو جانتے ہیں جو کافی وقت سے لوگوں کی مددکر رہے ہیں وہ جنات کو اللہ کے کلام سے جلاکر راکھ کر دیتے ہیں۔

عدیل: ٹھیک ہے پھر جگہ ڈھونڈنے کے بعد ان عالموں سے بات کر لیں گے

✏️» *حصہدوئم *

اگلی صبح جب سب کالج آئے تو اسمبلی میں پرنسپل نے افسوسناک خبر سنائی کہ ان کے سینئر کی دمہ کی وجہ سے موت ہوگئی ہے ۔۔جس کو سن کر پورے کالج کی فضا غمگین ہوگئی جس چیز کا ڈر تھا وہ شروع ہوگیا۔۔۔عدیل افسوس کرتے ہوئے بولا

آمنہ آنسو پونچھتے ہوئے کہیں یہ ہمارے تجسس کا نتیجہ تو نہیں

ہادی: روتے ہوئے ۔۔ایسا مت کہو شاید یہ ہونا تقدیر میں لکھا تھا

عالیہ: اللہ تعالی ہم سب پر رحم کرے ۔۔۔ سب اپنی کلاس میں لوٹ جاتے ہیں۔سب پہنچ کر ابھی سکون کا سانس لے ہی رہے ہوتے ہیں کہ ساتھ کی دیوار میں سے زور زور کے پیٹنے اور چیخنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔۔ ساری کلاس ڈر کے مارے دیوار کے پاس سے ہٹ کر کھڑی ہوگئ ۔ سب کی آنکھوں میں خوف طاری ہوگیا کیونکہ اس کلاس کو تو تالا لگا تھا

کسی نے مدھم سی آواز میں پوچھا یہ۔۔۔سینیرز۔۔۔کی۔۔۔کلاس۔۔۔سے ۔۔آوازیں۔۔۔۔ آرہی ۔۔۔ہیں ۔۔۔نا۔۔۔ ؟؟

خوف کے عالم میں سب بھاگ نکلے اور پرنسپل کو جاکر ماجرہ بیان کیا، پرنسپل نے اسی وقت پوری بلڈنگ خالی کرانے کا حکم جاری کیا اور ساتھ ساتھ تین ہفتے کی چھٹی بھی دے ڈالی

اتنا سب ہو جانے پر ،آمنہ،عالیہ، ہادی،اور عدیل کی پریشانی میں اور اضافہ ہوگیا کیونکہ ان سب کو پرنسپل کے چہرے پر جو نظر آیا وہ کسی اور نے جرت نہ کی تھی دیکھنے کی تھی ۔۔۔۔۔

پرنسپل کے چہرے پر بے چینی اور خوف دونوں موجود تھے جس کو وہ بھرپور کوشش سے چھپا رہے تھے۔۔۔ جب سب چلے گئے "آمنہ پرنسپل سے "سر ایک سوال پوچھوں؟

پرنسپل: جی بیٹے پوچھیے

سر آپ کی پریشانی کی وجہ آج کا واقع اور سینیرز کو درپیش مسئلہ ہی نہیں ،ان چھٹیوں کے پیچھے کوئی وجہ اور بھی ہے۔۔۔

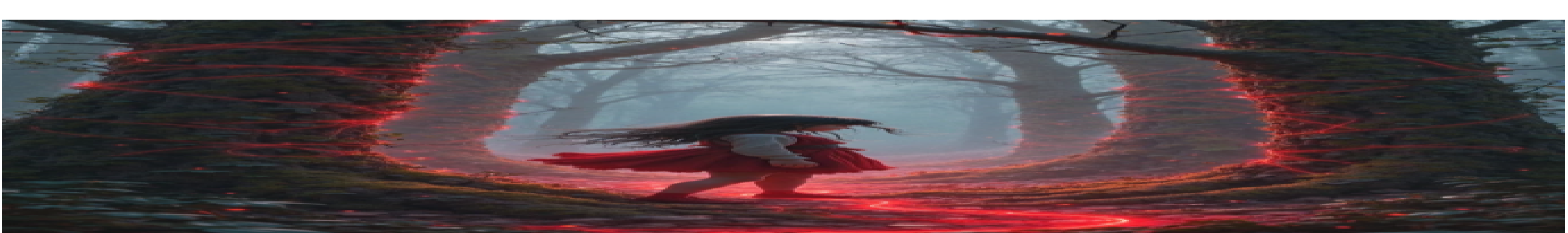
جی !!سہی پہچانا آپ نے دراصل اب تک جتنے بھی عالم دین بلوائے گئے تھے وہ سب ان شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ اس معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے ! ہم نے اس بار کوئی عالم نہ بلوانے کا فیصلہ کیا اور میرے سامنے میرے سٹوڈنٹ کی موت واقع ہوگئی

عالیہ سوچتے ہوئے"سر اب تک کتنے عالموں کی موت ہوئی ہے؟؟

پرنسپل آنسو پونچھتے ہوئے" تقریبا تین" !!

ان عالموں نے یہ پتا چلایا کہ ان واقعات کے پیچھے وجہ کیا ہے؟؟؟عدیل سنجیدہ لہجے میں سوال کرتے ہوئے

ہاں ہمارے بچے تفریح کے دوران غلطی کر بیٹھے ایک ممنوعہ علاقے میں گھس گئے وہاں کے رہائشیوں نے منع بھی کیا مگر افسوس یہ ایڈونچر مہنگا ثابت ہوا اور سونے پر سہاگا یہ کیا کہ وہاں سے جادوئی مہر اٹھالی جس کی وجہ سے ایک توازن جو کافی وقت سے برقرار تھا اور وہ ہالہ جس نے شیطانی طاقتوں کو قیدکر رکھا تھا وہ ختم ہو گیا۔





” وہ طاقتیں وہاں سو سال سے وہاں قیدہیں“-- پرنسپل آہ بھرتے ہوئے

آپ کو جگہ کا نام معلوم ہے !!؟؟عالیہ سوال کرتے ہوئے

نہیں ہماری یاداشت کے ساتھ تبدیلی کی گئ ہے چاہ کر بھی یادنہیں آتا--

!! آمنہ: عالموں اور سینیرز کی اموات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے لگتا ہے کہ یہ شیاطین زندگی کی قربانی مانگتے ہیں ---

سب پرنسپل کو خدا حافظ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آتے ہیں

آمنہ: 4 لوگوں کا مرنا ، اموات کو گنا جائے تو واقعات کا تسلسل مارچ میں شروع ہوا اس حساب سے جون تک یہ ثابت کرتا ہے کہ آگے معاملہ بگڑ جائے گا--

ہمارے پاس یہ مہینہ ختم ہونے میں ایک ہفتہ باقی ہے

عدیل : ہاں ٹھیک کہا---ہمیں کل کا سفر طے کرکے جگہ ڈھونڈنی ہوگی---اور اس جادوگر اور عالم سے مدد لینی پڑے گی

آمنہ: پھر آج شام ہم سب اکٹھے ہوجاتے ہیں میرے گھر پر میرے والد ہماری مدد کریں گے

شام کو آمنہ اور اس کے والد سینیرز کی فوٹو البم دیکھ ہی رہے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی دیکھا تو عالیہ اور ہادی کھڑے تھے۔

آمنہ اور اس کی والدہ دروازے پر استقبال کے لیے موجود تھے ۔اس کی امی عالیہ اور ہادی کو دیکھ کر خوش تھیں --

السلام وعلیکم !!آنٹی ہادی اور عالیہ یک زبان ہو کر--

وعلیکم السلام بچوں جیتے رہو----

ہادی: میرے پیٹ میں چوہے دھوڑ رہے ہیں ،آنٹی آمنہ نے کچھ خود بنایا ہے یا آپ نے ہی سب اہتمام کیا--؟؟

!!آمنہ : فکر نہ کرو چائے میرے ہاتھ کی ہے

عالیہ: ہادی تمہیں کیا ہر وقت کھانے کی جستجو رہتی ہے

آمنہ کی امی مسکراتے ہوئے آو بیٹا اندر چلو میں ابھی چائے بھیجتی ہوں ----

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کی ملاقات آمنہ کے والد سے ہوتی ہے ہادی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور گپ شپ شروع ہوجاتی ہے --

آمنہ: عالیہ عدیل اور اس کے والد نہیں آئے

عالیہ: ٹریفک جام میں ہیں بس تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے--

تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجتی ہے اور عدیل بھی آ جاتا ہے --

چائے پر کالج میں درپیش مسئلے پر بحث کی جاتی ہے---

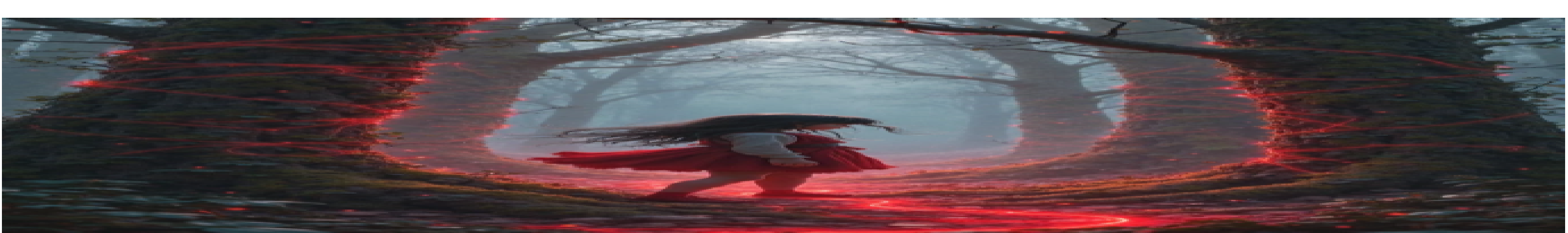
آمنہ:یہ تصویریں دیکھ کر مجھے ایک جگہ یاد پڑتی تو ہے ہمارے پولیس کے ادارے میں ایسی آسیب زدہ جگہ کا ذکر کیا گیا تھا اکرام بھائی آپ بھی دیکھئے ضرور اخبارات میں آپ کے کسی ساتھی صحافی نے کالم لکھا ہوگا--

جی مجھے عدیل نے بتایا تو میں نے مختلف جگہ تلاش کی --اور کافی چونکا دینے والی باتیں پتا چلیں ۔

پہلی یہ کہ وہ جگہ جبل پور کا ایک ویران علاقہ ہے ۔اور وہ جگہ 17 صدی میں پیش آنے ظلم و جنگ کے واقعات کے باعث تاریخ میں مشہور ہے۔

آمنہ اور عالیہ : ظلم و جنگ ؟؟

عدیل کے والد:جی بیٹے!! دراصل 17 صدی میں جنگ کے دوران وہاں کافی قتل و غارت ہوئی جس کی وجہ سے وہاں ہزاروں کی آبادی غارت ہو گئی --ان کا علاقہ پھر کبھی آباد نہ ہوسکا۔ ان کی ارواح جو اضطراب میں تھیں اور اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کا حساب چاہتی تھیں وہاں کے علاقہ مکینوں کو نظر آنے لگیں--جب ساحروں کو اس بات کا علم ہوا تو انھوں نے ان کی نفرت و اضطراب کا استعمال کالے جادو میں کیا اور طاقتور شیطانوں کو کابو کرنے اور ان کے ساتھ معاہدے کے تور پر ان ارواح کو قربانی کا بکرہ بنایا--بہت وقت بعد جب وہ ساحر کمزور ہوگئے تو ان کے ساتھ موجود شیطان ان پر حاوی ہو گئے اور شیطانی طاقتیں آس پاس کے علاقوں میں پھیلنے لگیں --شیطان انسانی دنیا پر ہاودی ہوتے چلے گئے ---دنیا میں فسادات برپا ہونے لگے ---پھر مختلف مزاحب کے عالم دین اور جادوگروں نے مل کر ایک حصار قائم کیا اور اس میں شیطانی طاقتوں کو قید کیا وہ ہالہ اسی جگہ پر واقع ہے جس جگہ بچے تفریح کرتے ہوئے !!!پہنچ گئے اور انجانے میں وہ حصار ختم کر بیٹھے





!!ہادی : یعنی صورتحال گمبھیر ہے

آمنہ :پھر جگہ توپتا چل ہی گئی ہے کیوں نہ مولوی صاحب اور اس عالم کو بلا لیں

!!!عالیہ : ضرور معاملہ جتنی جلدی حل ہو جائے اچھا ہے ویسے بھی کچھ ہی دن رہ گئے ہیں اگلے مہینے میں

عدیل: کل ہی چلے چلتے ہیں ۔!!ہم سب سامان تیار کر لیں گے ابو آپ اور آمنہ کے والد دونوں ان لوگوں کو کل کے لیے راضی کر لیں ---

آمنہ اور عدیل کے والد وقت تہہ کر لیتے ہیں

اگلے دن فجر کی نماز کے بعد سب ایک بس میں بیٹھ کر جبل پور روانہ ہوئے--

آمنہ کے والد دوسری طرف عالموں کو لے کر آ رہے تھے----

دوپہر تک سب اس ویران علاقے کے باہر پہنچ گئے اور خیمے لگا کر کھانا پینا کیا گیا---

علاقے میں داخل ہونے سے پہلے جادوگر عالم نے سب لوگوں کو ایک تعویز پہننے کو دے دیا تاکہ شیطانی طاقتوں کا اثر کم رہے

داخل ہونے سے پہلے جادوگر نے گردونواح کا جائزہ لیا--

جادوگر: یہاں کا حصار آنکھوں کو نہ دکھنے والے ایک دھاگے سے کیا گیا تھا --یہ حصار وقت کی رگڑ سے ختم ہونے لگا تھا --ان بچوں کی غلطی یہاں سے گزرنا تھا -- ---جس وجہ سے شیطانی طاقتوں کو آزادی ملی اور وہ کئی وقت سے بھوکی ان بچوں کی جان کے پیچھے پڑ گئیں--

مولوی صاحب میں نے اپنے دس ساتھیوں کو بلوایا ہے آپ بھی 10 موذن کو بلوا لیجیے ہم دوبارہ حصار قائم کریں گے آپ لوگ آذان کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کیجیئے گا اس طرح بے چین روحوں کو اطمینان آ جائے گا اور شیاطین جل کر راکھ ہو جائے گے -----

کچھ دیر بعد تیاریاں مکمل کر لیں گئیں اور مغرب کی آذان کے بعد تلاوت کا ورد کیا گیا----کافی دیر کی جدو جہد کے بعد سب نے سکون کا سانس لیا---

اگلے دن عالم دین نے کالج میں بچوں کو بلوا کر تعویز تقسیم کیے ----کچھ دن بعد سب حسبِ معمول ٹھیک ہوگیا واقعات کے اندر خاتمے کے بعد عالموں نے گردونواح کے علاقہ مکینوں کو وہ ویران علاقہ دوبارہ بسانے کا مشورہ دیا جس پر لوگوں نے عمل کیا---سال کے آخر میں وہاں میلہ اور چراغاں منعقد کیا گیا جس میں آمنہ،عالیہ اور سینیرز نے بھرپور حصہ لیا----

!!!میلہ ختم ہونے کے بعد سب اپنے خیموں میں چلے گئے لیکن عالیہ ،ہادی،عدیل ،اور آمنہ اس علاقے کی پہاڑی پر بیٹھے اس وقت کو یاد کر رہے تھے--

!!!عدیل: وقت جلدی گزر جاتا ہے

عالیہ: خوشی اس بات کی ہے سب ٹھیک ہوگیا

آمنہ :ہاں کبھی کبھار تجسس کام دکھا جاتی ہے

ہادی :آہ بورنگ ہوگیا ہے تم لوگوں کی باتیں سن کر مجھے بھوک لگ رہی ہے---

عالیہ ،آمنہ،اور عدیل یک زبان ہوکر

!!!!!آف اللہ تم بھی نہ

آمنہ : کچھ عرصہ قبل ہمیں. جان کی پڑی تھی اور آج ہمارے قصے لوگوں میں مشہور ہو گئے ہیں یہ سب حقیقت سے کتنا برعکس لگتا ہے نا اگر تم سب اس پر کہانی لکھتے تو کیا نام دیتے ؟

ہادی :پراسرار واقعہ

عدیل: میرے مطابق ہادی تجسس اور بے وقت بھوک

عالیہ:میرے خیال میں انجامِ تجسس



